Aligarh Journal of Interfaith Studies

AJIS

Peer Reviewed, , Open Access International Journal
ISSN: 2582-7553 | Impact Factor | ESTD Year 2020

HOME ABOUT US CURRENT ISSUE ARCHIEVES INDEXING SUBMIT PAPER AUTHOR GUIDE CONTACT

تدوینِ حدیث: ایک مختصر جائزہ

محمد شفیع اللہ

ریسرچ اسکالر، شعبۂ سنی دینیات, علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

Email:mdshafiullah8116@gmail.com

ARTICLE DETAILS

Article History
Published Online:

Keywords:
Hadith
Prophet
Muhammad
Scripture
Quran
Sahih
Bukhari

ABSTRACT

اسلامی ہدایات ورہنمائی کاپہلا ماخذ ومصدر قرآن مجید ہے جو ایک کتاب مقدس میں محفوظ ہے۔اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خودلی ہے:

’’ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہُ لَحَافِظُوْنَ ‘‘(الحجر، آیت:۹(

[بلاشبہ ہم نے ہی ذکر (قرآن) کونازل کیاہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔]

یہی وجہ ہے کہ قرآن اپنے زمانۂ نزول سے لے کر آج تک ہر قسم کے شکوک وشبہات سے بالاتر ہے۔دشمنانِ اسلام بھی اس کی صحت وحفاظت سے متعلق اعتراض کرنے سے قاصِر ہیں۔ کلام اللہ کے بعد اسلامی تعلیمات وہدایات کادوسرا مصدر وماٗخذ حدیث ہے،جو کتابِ الٰہی کی تبیین اور تفسیر ہے۔اسی سے متعلق ارشادباری تعالیٰ ہے:

’’وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیْھِم ‘‘)النحل، آیت:۴۴(

[اور ہم نے آپ کے اوپر قرآن نازل کیاہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے اُس چیز کو کھول کھول کربیان کردیں جوان کے پاس بھیجا گیاہے۔]

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

تاریخ تدوین حدیث

قرآن کی حفاظت وتدوین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔ لیکن حدیث کی حفاظت اوراس کی تدوین عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکا تھا ابتدائے اسلام میں حدیثوں کو محفوظ رکھنے کا سارامدار حفظ ویاد داشت پر مبنی تھا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حدیث لکھنے سے منع فرمایا تھا۔ چنانچہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''لاتکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار'' ا۔

(میری طرف سے حدیث مت لکھو اور جس شخص نے میری طرف سے قرآن کے علاوہ (حدیث) لکھی ہے وہ اس کو مٹادے۔ اور مجھ سے حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے گا۔)

''عن ابی سعید قال استاذنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکتابۃ فلم یاذن لنا'' ۲۔

(حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے انہیں اجازت نہیں دی۔)

کتابت حدیث کی ممانعت کے چند اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) اپنے فطری قوت حافظہ کے حفاظت مقصود تھی کیونکہ قیدِ تحریر میں آجانے کے بعد یادداشت کے بجائے نوشتہ پر اعتماد ہو جاتا۔ ۳۔

(۲) عام مسلمانوں کے اعتبار سے یہ اندیشہ تھا کہ قرآن اور غیر قرآن یعنی حدیث میں فرق نہ کر پائیں۔ اور دونوں ایک دوسرے سے خلط ملط ہو جائیں۔ ۴۔

(۳) لوگ حدیث میں مشغول ہونے کی وجہ سے قرآن سے غافل نہ ہو جائیں۔ ۵۔

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1
AJIS

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابتِ حدیث کی اجازت:

بعد میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثیں لکھنے کی اجازت دے دی تھی۔ چنانچہ چند حدیثیں جن سے کتابت حدیث کی اجازت معلوم ہوتی ہے مندرجہ ذیل ہیں:

)١'' (عن عبداللہ بن عمرو قال: کنت اکتب کل شیءٍ اسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارید حفظہ فنھتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیءٍ تسمعہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضاء فامسکت عن الکتاب فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاومأباصبعہ الی فیہ فقال اکتب فوالذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الّا حق۔'' ٦۔

)عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتا تھا اسے لکھ لیتا تھا اُسے محفوظ کرنے کی غرض سے، لیکن مجھے قریش کے لوگوں نے منع کیا اور فرمایا کہ تم ہر بات کو لکھ لیتے ہو جو ان سے (صلی اللہ علیہ وسلم) سنتے ہو۔ جب کہ اللہ کے رسول تو ایک انسان ہیں جو رضا و غضب دونوں حالتوں میں باتیں کرتے ہیں۔ اس لئے میں کتابتِ حدیث سے رُک گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے اپنے منھ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تم لکھو، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میرے منھ سے حق ہی نکلتا ہے۔(

)٢'' (اباہریرۃ یقول مامن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الّاماکان من عبداللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب۔'' ٧۔

)ابوھریرۃؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مجھ سے زیادہ حدیثوں کو جمع کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ سوائے عبداللہ بن عمروؓ کے۔ کیونکہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔(

صحابۂ کرام اور کتابتِ حدیث:

عموماً صحابہ کرام پہلے حدیثوں کو نہیں لکھتے تھے لیکن کتابتِ حدیث کی اجازت کی وجہ سے بعض صحابۂ کرام ذاتی طور پر حدیثوں کو لکھتے بھی تھے۔ چنانچہ چند روایات مندرجہ ذیل ہیں :

''قال تحدثت عند أبی ہریرۃ بحدیث فانکرہ فقلت انی قد سمعتہ منک فقال ان کنت سمعتہ منی فہو مکتوب عندی فاخذ بیدی الی بیتہ فارانا کتبا کثیرۃ من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد ذلک الحدیث فقال قد اخبرتک انی ان کنت حدثتک بہ فہو مکتوب عندی۔'' ۸۔

) حسن بن عمرو بن امیہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ کے سامنے ایک حدیث بیان کی۔ انہوں نے اس سے لاعلمی ظاہر کی۔ میں نے کہا یہ حدیث تو میں نے آپ ہی سے سنی تھی وہ بولے کہ اگر یہ حدیث تم نے مجھ سے سنی ہو گی تو میرے پاس یہ لکھی ہوئی ضرور ہو گی۔ چنانچہ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر میں لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی بہت سی کتابیں مجھے دکھائیں اور وہ حدیث بھی اس میں انہیں مل گئیں۔ انہوں نے کہا میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر یہ حدیث تم نے مجھ سے سنی ہو گی تو میرے پاس مکتوب ہو گی۔(

''عن عبد اللہ ابن عمرو قال: استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کتابۃ ماسمعتہ منہ قال فاذن لی فکتبتہ فکان عبد اللہ یسمی صحیفتہ تلک الصادقۃ''۔ ۹۔

)عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابتِ حدیث کی اجازت طلب کی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ اس لئے میں نے حدیثوں کو لکھ لیا۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمروؓ اپنے اس صحیفہ کو صادقہ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔(

تدوینِ حدیث میں خلفائے راشدین کا احتیاط:

کتابت حدیث کی اجازت کے باوجود خلفائے راشدین کے دل و دماغ میں تدوینِ حدیث کا خیال نہیں آیا تھا بلکہ وہ تدوین حدیث کے سلسلہ میں احتیاط کا پہلو اپنائے ہوئے تھے۔ چنانچہ چند روایات مندرجہ ذیل ہیں:

''أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اراد أن یکتب السنن فاستفتی أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فأشاروا علیہ بأن یکتبہا فطفق عمر یستخیر اللہ فیہا شہراً أ أصبح یوماً وقد عزم اللہ لہ فقال إنی کنت ارید ان اکتب السنن وإنی ذکرت قوماً کانوا قبلکم کتبوا کتباً فأکبوا علیہا وترکوا کتاب اللہ وانی واللہ لا أشوب''۔۱۰

)حضرت عمر بن خطابؓ جنہوں نے تدوین حدیث کی بابت صحابہ سے مشورہ کیا پھر ایک مہینہ تک اس سلسلہ میں استخارہ کیا اس کے بعد یہ کہہ کر تدوین کا خیال ترک فرمایا کہ میں حدیثیں لکھوانا چاہتا تھا لیکن مجھے پچھلی اُمتوں کے وہ لوگ یاد آئے جنہوں نے کچھ نوشتے لکھے تھے اور اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر۔ ساری توجہ انہیں پر مبذول کر دی تھی۔ اس لئے بخدا میں اللہ کی کتاب کے ساتھ کسی چیز کی ملاوٹ نہیں کر سکتا۔(

''عن جابر بن عبد اللہ بن یسار قال سمعت علیاً یخطب یقول أعزم علی کل من کان عندہ کتاب إلا رجع فمحاہ قائماً ہلک الناس حیث یتبعوا أحادیث علماءم وترکوا کتاب ربھم'' ۔۱۱

)حضرت علی بن ابی طالبؓ نے خطبہ کے دوران یہ فرمان جاری کیا تھا کہ جس کسی کے پاس کوئی نوشتہ ہو میں اُسے حتمی حکم دیتا ہوں کہ وہ جا کر اسے مٹا دے کیونکہ پچھلی اُمتوں کی ہلاکت اسی وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے اپنے علماء کی حدیثوں کی پیروی کی اور کتاب اللہ کو چھوڑ دیا۔(

باضابطہ تدوینِ حدیث:

خلفائے راشدین کے بعد سیاسی گروہ بندی کی بدولت اُمّت منتشر ہو چکی تھی، ان میں عقائد و نظریات کی جنگ شروع ہو چکی تھی۔ اہل بدعت و آہوا اور سیاسی جماعتیں اپنے

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

مقاصد ومنشاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے فتنہ وضع حدیث کا دروازہ کھول چکی تھیں۔ ایسے نازک حالات میں وضع حدیث کے فتنہ کا تدارک کرنے کے لئے علماء مصروف تھے۔ اسی دوران حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے مسند خلافت کو زینت بخشی۔ آپ نے اپنی خداداد بصیرت وفراست سے دین کے اہم ترین مأخذ یعنی حدیث کے ساتھ پیش آنے والے سنگین معاملے کا جائزہ لیا۔ آپ نے حالات کی سنگینی کو بھانپ لیا اور حدیث کی کتابت وتدوین کو ایک فریضہ سمجھا، چونکہ آپ کے عہد میں جمع وتدوین کے محرکات ودواعی لاتعداد تھے اور کتابت حدیث کے موانع زائل ہو چکے تھے، اس لئے آپ نے تدوین حدیث کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ آپ نے اپنی مملکت کے تمام علاقوں کے عمال کے نام مکتوب بھیجا۔ جیسا کہ علامہ ابن عبد البر رقمطراز ہیں:

''والذی یظہر أنہ لم یخص ابن حزم بہذا العمل الجلیل بل ارسل إلی ولاۃ الأمصار کلہا''۔ ۱۲۔

خاص طور پر والی مدینہ ابو بکر بن حزم (۱۱۷ھ) کو لکھا کہ تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی احادیث ملیں ان کو لکھ کر جمع کرو۔

جیسا کہ امام بخاری کی روایت ہے:

''کتب عمر بن عبد العزیز الی أبی بکر بن حزم انظر ماکان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ فإنی خفت دروس العلم وذہاب العلماء ولا تقبل الا حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یُعلم من لا یعلم فان العلم لا یہلک حتی یکون سراً''۔ ۱۳۔

) عمر بن عبد العزیز ابو بکر بن حزم کو لکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو تلاش کر کے لکھ لو۔ اس لئے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ علماء کے دنیا سے فوت ہو جانے سے کہیں یہ علم ختم نہ ہو جائے اور دیکھو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی احادیث کو قبول کرنا اور لوگوں کو چاہیئے کہ

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1

وہ علم کو پھیلائیں اور (ایک جگہ جم کر) بیٹھیں تا کہ ناواقف بھی جان لیں اس لئے کہ علم نہیں ختم ہوتا اِلّا یہ کہ وہ راز ہو جاے۔ یعنی علم چھپانے ہی سے ضائع ہوتا ہے(

ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کے حکم کی تعمیل میں ہم حدیثوں کے دفتر کے دفتر جمع کئے اور انہوں نے اپنی مملکت میں ہر طرف ان کا ایک مجموعہ روانہ کیا۔

أمرنا عمر بن العزیز بجمع السنن فکتبنہا دفترأ دفترأ فبعث إلی کل أرض لہ علیہا سلطان دفترأ۔ ۱۴

ان کے علاوہ اور بھی محدثین نے جمع و تدوین کا کام انجام دیا بنابریں دوسری صدی کے اوائل میں اکثر ائمہ حدیث کے پاس زیادہ مقدار میں احادیث مدون ہوگئی تھیں لیکن ان محدثین کا انداز یہ تھا کہ پہلے ایک موضوع سے متلق تمام احادیث ایک جگہ اکٹھا کر لیتے تھے پھر مختلف ابواب کو اپنے اپنے ذوق کے اعتبار سے مرتب کر دیتے تھے۔ ہر باب میں احادیث مرفوعہ کے ساتھ ساتھ صحابہ و تابعین کے اقوال و فتاویٰ بھی لکھتے جاتے تھے۔ اس کا سب سے بہتر نمونہ امام مالک بن انس (م۔ ۱۷۹ھ مدینہ) کی موطاء ہے۔ موطاء کے علاوہ اس کی طرز کی چند اور کتب بھی تالیف ہوئی تھیں جیسے جامع معمر بن راشد، جامع سفیان الثوری، جامع عبد اللہ بن وھب وغیرہ۔

دوسری صدی کے اختتام تک لگ بھگ یہی انداز چلا، لیکن تیسری صدی کے اوائل میں جمع و تدوین حدیث کے ذوق میں ایک نئی تبدیلی پیدا ہوئی، چنانچہ اس سلسلے میں جو انداز سامنے آیا وہ مسانید کا ہے یعنی ایک صحابی سے منقول جتنی حدیثیں مؤلف کو ملیں ان کو اس نے اس صحابی کا عنوان لگا کر جمع کر دیا خواہ اُن احادیث کا مضمون ایک ہو یا الگ الگ۔ اس طرح کی کتابوں کو مسند کہا جاتا ہے۔ مثلاً مسند ابو داؤد الطیالسی (م۔ ۲۰۴ھ) مسند الامام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مسند بقی بن مخلد الاندلسی (م ۲۷۶ھ(

لیکن مسانید میں چونکہ صحت احادیث کا التزام نہیں کیا جارہا تھا۔ اس لئے اس وقت کے بعض محدثین کے دِلوں میں دو طرح کے خیالات پیدا ہوئے ایک یہ کہ اس عظیم ترین ذخیرۂ احادیث میں سے صحیح احادیث کو الگ کر لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ ان منتشر احادیث کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا جائے۔ تاکہ عوام کے لئے اُن سے استفادہ آسان ہو جائے، اس طرح کی کوشش کرنے والوں کی صفِ اوّل میں ائمۂ صحاح ستہ ہیں۔ تدوین حدیث کے اعتبار سے تیسری صدی ہجری کو علم حدیث کا سنہرا عہد سے ملقب کیا گیا ہے بلکہ تیسری صدی ہجری کو عہد الروایہ کے خاتمہ سے تعبیر کیا جاتا ہے گرچہ روایتاً جمع و تالیف کا کام پانچویں صدی تک پھیلا ہوا ملتا ہے۔

Notes and References

حواشی

۱۔ مسلم بن حجاج القشیری: صحیح مسلم، باب التثبت فی الحدیث و حکم کتابۃ العلم، ج ۲، ص:۴۱۴، اشرفی بک ڈپو دیوبند

۲۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الترمذی: باب ماجاء فی کراھیۃ کتابۃ العلم، ج۲، ص:۹۵ء، اشرفی بک ڈپو دیوبند

۳۔ ابو زھو، محمد محمد، الحدیث والمحدثون، ص:۱۲۳، الرئاسۃ العامہ لِادارۃ البحوث العلمیۃ والاِفتأ والدعوۃ والاِرشاد

الریاض (المملکۃ العربیہ السعودیہ (

۴۔ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، مقدمہ فتح الباری، ص:۶، دار المعرفہ بیروت۔

۵۔ صبحی صالح، علوم الحدیث، مترجم: غلام احمد حریری، ص:۶۱، کراچی، پاکستان

۶۔ سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب کتابۃ العلم ص:۵۱۳۔۵۱۴، اشرفی بک ڈپو دیوبند

۷۔ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، باب کتابۃ العلم، ج۔۱، ص:۲۲، اشرفی بک ڈپو دیوبند

۸۔ ابن عبد البر: جامع بیان العلم وفضلہ، باب ذکر الرخصۃ فی کتاب العلم ج۔ ۱، ص:۳۲۴، حدیث نمبر ۴۲۲، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
March 2022, Volume 2, Issue 1
AJIS

۹۔ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، ۴ / ۲۶۲، دار بیروت للطباعۃ والنشر، بیروت ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۷م

۱۰۔ ابن عبد البر، جامع بیان العلم وفضلہ، ج۔ ۱، ص: ۲۷۴، باب ذکر کراہیۃ کتابۃ العلم وتخلیدہ فی الصحف، حدیث نمبر: ۳۴۳ دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

۱۱۔ ابن عبد البر، جامع بیان العلم وفضلہ، ج۔ ۱، ص: ۲۷۱، باب ذکر کراہیۃ کتابۃ العلم وتخلیدہ فی الصحف، حدیث نمبر: ۳۳۷ دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

۱۲۔ مصطفی السباعی، السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی، ص: ۱۲۲، مکتبہ دار العربیۃ القاہرہ

۱۳۔ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم ج۔ ۱، ص: ۲۰، اشرفی بک ڈپو

۱۴۔ ا